قرار دے چکی اور آئینی طور پر یہ غیر مسلم ہیں۔ تو بار بار اس مسئلے کو چھیڑنا عقل مندی نہیں۔ اس سے تشویش پیدا ہوتی ہے اس لیے حکومت ایسی کوئی حماقت نہ کرے۔ اور انہیں کوئی اہمیت نہ دے۔ یہ نہ تو محب وطن ہیں اور نہ ہی خیر خواہ!

عربی زبان ..... حکومت پنجاب کا [illegible]

عربی زبان کی اہمیت ضرورت اور افادیت سے ہر مسلمان بخوبی آگاہ ہے۔ ہمارا دین عربی زبان میں نازل ہوا۔ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان عربی ہے۔ اسلامی تعلیمات کا مکمل ذخیرہ عربی زبان میں ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روز و شب میں صادر ہونے والے تمام فرامین اور اعمال حسنہ کو عربی میں ہی بیان کیا۔ اس کی جملہ تشریحات اور قرآن حکیم کی تفاسیر عربی میں ہیں احادیث کا تمام ذخیرہ عربی زبان میں ہے۔ تمام آئمہ اور فقہاء نے قرآن وحدیث سے مستنبطہ مسائل کو عربی زبان میں بیان کیا۔ حتی کہ اصول فقہ اور اصول حدیث بھی عربی میں مرتب کیے۔ گویا طلوع اسلام سے لیکر اب تک دین اسلام پر ہونے والا تمام کام عربی زبان میں ہے۔ لہٰذا آج کوئی شخص اگر اسلام کے بنیادی مسائل عقائد عبادات' معاملات' اخلاقیات کو سمجھنا چاہے۔ تو اسے براہ راست ان امہات الکتب کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ جو ساری کی ساری عربی میں ہیں۔ لہٰذا عربی زبان جانے بغیر وہ براہ راست مستفید نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ ترجمہ شدہ کتب سے استفادہ کرتا ہے تو اس میں فہم کا اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر ہم دین اسلام کی حقیقی روح کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتے ہیں اور معاشرے سے فرقہ واریت کا خاتمہ چاہتے ہیں تو ہمیں براہ راست کتاب وسنت کا علم ہونا چاہیے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمیں عربی زبان آتی ہو۔

لیکن بد قسمتی سے پاکستان میں عربی زبان کے ساتھ ہمیشہ سوتیلا سلوک ہوتا رہا اور اسے زندگی کے تمام شعبوں میں بطور زبان بھی اختیار نہ کر سکے۔ قیام پاکستان کے بعد جب علامہ محمد اسد رحمہ اللہ کو پاکستان میں نفاذ اسلام کے لیے سفارشات مرتب کرنے کی

ذمہ داری سونپی گئی۔ تو انہوں نے عربی زبان کو بطور قومی زبان قرار دینے کی بھرپور سفارش کی تھی۔ لیکن پاکستان میں موجود کالے ذہنی علوم نے نہ صرف ان سفارشات کو منظر سے غائب کیا بلکہ علامہ محمد اسد کے خلاف بھی ہرزہ سرائی کی۔

اس طرح پاکستان کی بنیادی ضرورت عربی کو شروع دن سے باہر کر دیا۔ جنرل ضیاء الحق نے اس ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے پاکستان کے نصاب تعلیم میں عربی مضمون کو بطور لازمی مضمون شامل کیا۔ اس کے لیے اساتذہ کی کمی نہیں تھی دینی مدارس کے فضلاء کی بڑی تعداد نے سکولز اور کالجز میں اپنی خدمات پیش کیں۔ اور باحسن طریق یہ مسئلہ حل ہوا۔ اور طلبہ کی بڑی تعداد نے عربی زبان میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور بورڈ کے امتحانات میں نمایاں نمبرز حاصل کرتے رہے۔ عربی کے نفاذ کا یہ سلسلہ دس پندرہ سال چلتا رہا۔ لیکن اس کے بعد وہ لوگ جنہیں عربی سے تکلیف تھی اور ان کے پیٹ میں درد اٹھتا تھا۔ اس کے خلاف سازشیں کرنے لگے اور بدقسمتی سے مسلم لیگ کے دور حکومت میں اس وقت کے صوبائی وزیر تعلیم نے عربی کے خلاف صوبائی اسمبلی میں نفرت انگیز تقریر کی۔ اور کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ اس طرح اسے لازمی مضمون سے اختیاری مضامین میں شامل کر دیا گیا۔ لیکن گذشتہ سال ہائیکورٹ نے اسے لازمی مضامین میں شامل کرنے کا حکم دیا۔ مگر سابقہ مسلم لیگ حکومت نے سپریم کورٹ میں اپیل کر دی جس کی وجہ سے سپریم کورٹ نے عربی کو بطور لازمی مضمون پر پابندی عائد کر دی۔

(انا للہ و انا الیہ راجعون)

کس قدر دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ وہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور بانی پاکستان نے برملا یہ اظہار فرمایا کہ ہم پاکستان کو اسلام کی تجربہ گاہ بنائیں گے۔ اسی وطن میں اسلام کی حقیقی زبان عربی اجنبی ٹھہر گئی۔ اور بطور لازمی زبان پابندی لگا دی۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر تحریک پاکستان میں اسلام کا سہارا نہ لیا جاتا تو قیام پاکستان ایک خواب بن جاتا۔ آج جو لوگ بڑے بڑے عہدوں اور منصب پر براجمان ہیں خواہ وہ صدر مملکت ہے یا وزیر اعظم' چیف آف آرمی سٹاف یا چیف جسٹس یہ ہندوؤں کے دست نگر ہوتے۔ اور معمولی ملازم ہوتے۔ لیکن اسلام کی بدولت انہیں عزت اور

وقار ملا۔ اچھے منصب ملے قوم کی قیادت کا موقعہ ملا۔ ایسے اسلام کی بنیادی زبان کے خلاف شرانگیزی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

کس قدر دوغلا پن ہے۔ کہ ایک طرف فرقہ واریت کا شور مچایا جاتا ہے۔ گروہ بندی کا شکوہ کیا جاتا ہے۔ جب انہیں اس کا حقیقی حل بتایا جائے کہ اپنے بچوں اور نوجوان نسل کو عربی پڑھاؤ تاکہ یہ براہ راست قرآن وحدیث کو سمجھ سکیں۔ اور گمراہ کن اور فرقہ واریت پھیلانے والے لوگوں سے بچ جائیں۔ تو اس وقت ایسا اقدام نہیں اٹھاتے۔ الٹا عربی زبان کی تدریس کی مخالفت کرتے ہیں۔ پھر انہیں کیا حق حاصل ہے کہ وہ علماء کرام سے شکوے کریں۔

تحریک انصاف کی موجودہ صوبائی حکومت سے گذارش ہے کہ وہ اس فیصلے پر نظر ثانی کریں اور سپریم کورٹ سے دوبارہ رجوع کریں عربی زبان کو لازمی مضامین کی فہرست میں شامل کریں۔ اس سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ خیر وبرکت کے ساتھ نوجوانوں میں دینی شعور آئے گا۔ نیز فرقہ واریت کے خاتمے میں بہت مدد ملے گی۔ ان شاء اللہ

دینی مدارس کے مسائل ...... اور وزیراعظم پاکستان!

2018ء کے عام انتخابات میں تحریک انصاف سادہ اکثریت کے ساتھ حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان وزارت عظمیٰ کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے انہوں نے اپنے ایک خطاب میں بہت سے قومی مسائل کا ذکر کیا اور عوام کو یقین دلایا کہ وہ ان کو حل کرنے میں تمام وسائل بروئے کار لائیں گے انہوں نے اپنے خطاب میں دینی مدارس کا بھی ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ ان مدارس میں پچیس لاکھ بچے زیر تعلیم ہیں یہ بھی قوم کے بچے ہیں ہم ان کے مسائل ترجیحی بنیاد پر حل کریں گے۔

اس ضمن میں 3 اکتوبر 2018ء کی سہ پہر چار بجے وزیراعظم سیکرٹریٹ میں اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین اور وزیراعظم پاکستان کے درمیان ملاقات کا اہتمام کیا گیا تلاوت کی سعادت قاری محمد حنیف جالندھری نے حاصل کی۔ اس کے بعد اتحاد تنظیمات مدارس کے سیکرٹری جنرل جناب مفتی منیب الرحمٰن نے وزیراعظم اور دیگر وزراء کا شکریہ ادا کیا اور دینی مدارس